REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

بدور جمعہ

روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

الفضل ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ یکم احسان ۱۳۴۱ ہش یکم جون ۱۹۶۲ء نمبر ۱۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۱ مئی بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

— آمین اللّٰھم آمین —

ربوہ میں دار الیتامیٰ کا قیام

مخیّر احباب امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے گزشتہ مجلس مشاورت میں ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی حال لاہور کی تحریک پر فیصلہ ہوا تھا کہ ربوہ میں قادیان کی طرح ایک دار الیتامیٰ قائم کیا جائے تاکہ جماعت کے یتیم اور نادار بچے اس دار الیتامیٰ میں قیام کر کے جماعتی نگرانی کے ماتحت تعلیم پاسکیں اور ان کی تربیت کا بھی تسلی بخش انتظام ہو سکے۔ اور ملک صاحب موصوف نے اس کی ابتدائی امداد کے لئے اپنی طرف سے دو ہزار روپے کا گراں قدر چندہ پیش کرنے کے علاوہ دیگر متفرق امداد کا بھی وعدہ کیا تھا۔

چنانچہ میری تجویز کے مطابق عزیز میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ نے مجلس مشاورت دار میں اس ادارے کی نگرانی منظور کی اور وہ اب ملک عبد اللطیف صاحب کی مدد کے ساتھ اس کے ابتدائی انتظامات کی تیاری اور تکمیل میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان دونوں عزیزوں کو ثواب دارین سے نوازے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ دوستوں کو یاد ہوگا قادیان میں یہ ادارہ دار الشیوخ کے نام سے ہمارے ماموں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے زیر نگرانی قائم تھا جن کے نیک اوصاف اور خدمتِ دین کی یاد اب تک مخلصین جماعت کے دلوں کو گرماتی ہے اور خود ملک عبد اللطیف صاحب بھی اسی ادارے کے ایک ہونہار اور وفادار فارغ التحصیل ہیں۔

پس اب جبکہ احمدیت کے بطل جلیل حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے قائم کردہ ادارے کی یاد تازہ کی جا رہی ہے تو جماعت کے مخیّر اصحاب کا فرض ہے کہ اسے کامیاب بنانے میں دل کھول کر چندہ دیں اور جماعت کے یتیموں کی تعلیم و تربیت میں حسب توفیق حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اسلام نے یتامیٰ کی خدمت اور تربیت پر بہت زور دیا ہے حتیٰ کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

اَنَا وَکَافِلُ الۡیَتِیۡمِ کَھَاتَیۡنِ

"یعنی میں اور یتیموں کی کفالت کرنے والا قیامت کے دن اس طرح ہوں گے جس طرح کہ میرے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہیں۔"

ویسے بھی تعلیم و تربیت کے عدم انتظام کی وجہ سے جماعت کے یتیم بچوں کا ضائع ہو جانا ایک بھاری قومی نقصان ہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ ان گدڑیوں میں کوئی لعل پوشیدہ ہوں۔

پس دوستو آگے آؤ اور اس مفید اور ضروری ادارے کے قیام اور استحکام میں مدد دے کر قیامت کے دن رسولِ پاکؐ کی رفاقت کا رتبہ پاؤ اور جماعت کے قدم کو آگے بڑھانے میں مدد دو کہ اس سے بڑھ کر ایک مومن کے لئے کوئی اور نعمت اور کوئی اور خدمت نہیں۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ گو یہ ادارہ بنیادی طور پر صرف یتیموں کی کفالت کے لئے قائم کیا جا رہا ہے مگر اس میں حسب گنجائش ایسے نادار اور غریب بچے بھی داخل کئے جا سکیں گے۔ جو یتیم تو نہیں مگر ہونہار ہیں اور نادار اور بے سہارا ہونے کی وجہ سے ان کے لئے تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام نہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر میں حصہ لینے والوں کو بہترین اجر سے نوازے اور کام کرنے والوں کو بھی بہترین رنگ میں جماعت کے یتامیٰ کی خدمت کی توفیق دے۔

یہ چندہ افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام آنا چاہیئے اور رقم بھجواتے ہوئے یہ صراحت کر دی جائے کہ یہ رقم **دار الیتامیٰ** کی امداد کے لئے ہے۔ مزید خط و کتابت عزیز میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کے ساتھ کی جائے جو اس دار الیتامیٰ کے نگرانِ اعلیٰ ہوں گے۔ اور ممکن ہے کہ وہ نقد امداد کے علاوہ اس ادارے کی امداد کے لئے بعض اور رستے بھی تجویز کر سکیں بہرحال دو قسم کی امداد کی ضرورت ہوگی ایک وقتی امداد تاکہ ابتدائی اخراجات کے ذریعہ دار الیتامیٰ قائم کیا جا سکے اور دوسرے مستقل امداد جس کے ذریعہ طلباء کے خورد و نوش اور کتب وغیرہ کا انتظام کیا جائے گا۔ ان دونوں کی تفصیل پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ بہتر بتا سکیں گے اور مجھے یقین ہے کہ اگر وہ اپنے والد بزرگوار کی طرح سوچ بچار سے کام لیں گے تو امداد باہمی کے طریق پر کئی رستے کفایت کے نکل آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۵/۶۲

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے

احباب جماعت خاص توجہ اور درد سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۳۱ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ علاج کی غرض سے کل شام پونے آٹھ بجے کے قریب بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے۔ بعض دیگر افراد خاندان کے علاوہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی آپ کے ہمراہ گئے ہیں۔

کل دوپہر کو سدّے خارج ہونے سے طبیعت قدرے سنبھل گئی تھی۔ لیکن شام کے قریب پھر شدید درد کی تکلیف ہوگئی۔ کل رگ میں قطرہ قطرہ کر کے تین گھنٹے تک گلوکوز دیا گیا۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم جون ۱۹۶۲ء

سچائی کی دو شہادتیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خدا تعالیٰ کی دو زبردست گواہیاں ہر بات میں ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اوّل گواہی اس کی کتاب کی ہے جو قرآن شریف ہے قرآن شریف میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح اور سچ ہے اور ہم ایمان رکھتے اور یقین کرتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے پس اس کو مانو اور دوسری گواہی اس کے کام کی ہے۔ زمین و آسمان اپنی شہادتوں سے اس کی سچائی کو ثابت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو جو قائم کیا ہے اور مجھے جو پیدا کیا ہے تو اس میں بھی ان دونوں گواہیوں کو ساتھ رکھا ہے" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۹)

سلسلہ احمدیہ کی سچائی کی یہ دو واضح شہادتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے متعلق کہ وہ خود اسلام کی حفاظت کریگا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے زمانے میں بھیجا جب کفر نے اسلام کو چاروں طرف سے نرغہ میں لے رکھا ہے مسلمانوں کے ہاتھ سے نہ صرف دنیا نکل گئی ہے بلکہ دین بھی نکل چکا ہے یہی وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو کھڑا کرتا جو دین کو جو ثریا پر چڑھ گیا ہے زمین پر پھر لاتا جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

یہ پہلی شہادت قرآن کریم کی ہے اسی طرح دوسری شہادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کو روز بروز ترقی دی ہے اور جس کام کے لئے اس نے جماعت کو کھڑا کیا ہے اسی کے فضل سے ایک کافی حد تک وہ اس میں بڑھتی ہی چلی گئی ہے جس کی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں غیر جانبدارانہ شہادتیں موجود ہو گئی ہیں اور مخالفین کو بھی چشم دید کام کی وجہ سے مجبوراً تسلیم کرنا پڑا ہے کہ آج جماعت احمدیہ کے سوا کوئی دوسری جماعت تبلیغ اسلام کا کام نہیں کر رہی چنانچہ مولانا نیاز فتح پوری نے حال ہی میں اپنے موقر ماہنامہ میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے۔

"آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مرزا صاحب نے ۸۶ سے زیادہ کتابیں اپنی مختصر عمر میں لکھیں اور ان سب کا مقصود صرف یہ تھا کہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کو صحیح معنوں میں پیش کریں اور مسلمانوں کی ایک باعمل جماعت دنیا میں پیدا کر سکیں سو آپ خود غور کیجئے کہ ان کے مخالفین دس آدمیوں کی بھی کوئی جماعت پیدا نہ کر سکے اور مرزا صاحب کی تعلیم کے زیر اثر آج دنیا کے ہر گوشہ میں لاکھوں افراد تعلیم اسلام سے روشناس ہو چکے ہیں اور اس قدر پابندی سے احکام اسلام کے متبع ہیں کہ مجھے تو اس کی مثال کسی بڑے سے بڑے علامہ نہ مولوی میں بھی نہیں ملتی۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مذہب اسلام کوئی خیالی مذہب نہ تھا اور نہ اس کی بنیاد کسی ذہنی فلسفہ پر قائم تھی بلکہ وہ یکسر عمل ہی عمل تھا اور احمدی جماعت نے اسی پہلو کو سامنے رکھ کر اپنی جماعت میں ایک ایسی نئی روح پھونکدی جس کی مثال ہمیں کسی دوسری مسلم جماعت میں اس وقت نہیں ملتی۔"

(نگار مئی ۱۹۶۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں :۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۱/۱۲)

کافر کا لفظ کوئی گالی نہیں

بعض مولویوں نے مولوی مفتی محمد شفیع صاحب کی قیادت میں غلام احمد صاحب پرویز مشہور منکر حدیث پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے جو طبعاً پرویز صاحب کو ناگوار خاطر ہوا ہے اس لئے انھوں نے ایک خط کے ذریعہ مفتی صاحب سے پوچھا ہے کہ یہ تکلف کیوں کیا گیا ہے چنانچہ مولوی محمد عبدالرشید صاحب نعمانی نے جن کے دستخط بھی فتویٰ کفر پر ثبت ہیں اس کا جواب لکھا ہے جو پرویز صاحب کے خط کے ساتھ ایک مذہبی ہفت روزہ میں شائع ہوا ہے جواب میں مولوی محمد عبدالرشید صاحب نعمانی فرماتے ہیں

مسٹر پرویز کا یہ مکتوب تمام تر اس شکایت سے پر ہے کہ علماء نے انھیں متفقہ طور پر کافر کیوں کہا حالانکہ اتنی بات تو وہ بھی سمجھتے ہیں کہ اسلامی معاشرے میں کافر کا لفظ کوئی گالی نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت کا انکشاف ہے اس لئے اظہار حقیقت پر ان کو کوئی شکایت نہ ہونا چاہیئے تھی چنانچہ خود ان کے الفاظ ہیں :۔

"غیر مسلم اکثر شکایت کیا کرتے ہیں کہ قرآن انھیں کافر کہتا ہے (اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی گالی ہے) ان کی شکایت ناواقفیت کی وجہ سے ہے کافر کا لفظ گالی نہیں اس کے معنی ہیں "نہ ماننے والا" جیسا کہ گذشتہ صفحات میں لکھا جا چکا ہے

اسلام ایک جماعت (سوسائٹی) کا نام ہے جو شخص اس سوسائٹی کے قواعد و ضوابط کو مان کر اس کا ممبر بن جاتا ہے اسے مومن کہتے ہیں جس کے معنے ہیں "ماننے والا" اور جو اس کا ممبر نہیں بنتا اسے کافر کہتے ہیں یعنی وہ اس سوسائٹی کا ممبر نہیں لہٰذا اس میں نفرت یا گالی کی کوئی بات نہیں" ملاحظہ ہو "اسلامی معاشرت" از پرویز صہ ۱۸۷) شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی طبع بار دوم جون ۵۲ء

(الشیا مورخہ ۳۰ ۵/۶۲ صفحہ ۱۶)

اس سے معلوم ہوا کہ نہ صرف پرویز صاحب کے نزدیک بلکہ مولوی صاحب موصوف کے نزدیک بھی کافر کا لفظ کوئی گالی نہیں۔

ایک پاکستانی مسلمان کا نائیجیریا سے خط

ایک مولوی صاحب کے نام شمالی نائیجیریا سے ایک پاکستانی مسلمان کا خط آیا ہے جس کے کچھ اقتباسات ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مدت سے کوشاں تھا کہ کوئی صورت افریقہ میں ملازمت کی نکل آئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ۱۹۶۲ میں کامیابی عطا فرمائی اور بس بطور معلم شمالی نائیجیریا منتخب ہوا ۵ مارچ کو یہاں حاضر ہوا۔ باوچی اسی نام کے صوبہ کا صدر مقام ہے اور امیر کا محل بھی قصبہ کے اندر ہے نام کو تو بڑا مقام ہے مگر مکانات مٹی کے چھتیں پھوس کی لوگ تمباکو نوش ... ... یہ صوبہ اقتصادی لحاظ سے بہت پسماندہ ہے شہر میں گھوما پھرا۔ لوگوں کی اکثریت فقہ مالکی کے پیروکاروں کی ہے مذہب سے شغف کی کیفیت بھی عجیب دیکھی نوجوانوں کی قطاریں سڑک کے دو رویہ تختیاں لئے بیٹھی ہیں اور قرآن پاک کے اوراق سے عبارت نقل کر دی ہیں قرآن پاک دیکھے پرانے (مغربی رسم الخط میں) ہاتھ کے لکھے ہوئے مطبوعہ نسخہ ابھی تک نظر سے نہیں گزرا نماز کا وقت آ جائے تو آدھ لوٹے کے ڈبہ میں پانی لیا اور وضو کر لیا لوٹے کی شکل کی چیز ہے تو کیتلی جو کسی کسی کے پاس ہوتی ہے کیونکہ مہنگی ہے نیکر پہنے ہیں تو پرواہ نہیں بیسیوں آدمی اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھ رہے ہیں اور جماعت کا کوئی خیال نہیں۔

اگلے روز ایڈمشنز کے پرچے دیکھے نمبر درج کرنے لگا تو محمد عثمان اور احمد حسن جیسے ناموں کے آگے مذہب عیسائی معلوم کیا تو پتہ چلا کہ جو طلباء عیسائی اداروں میں تعلیم کا آغاز کرتے ہیں عیسائی ہو جاتے ہیں والدین کے لئے یہ نہ کوئی اچنبھے کی بات ہوتی ہے نہ وہ اس کے خلاف کوئی احتجاج کرتے ہیں بلکہ مسلمان عورتیں عیسائی مردوں سے شادی کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتیں۔ جس سکنڈری سکول میں مجھے کام کا موقع ملا ہے اس میں ۳۰۰ طلباء ہیں ان میں تقریباً تیس چالیس عیسائی ہیں باقی مسلمان اساتذہ میں میں ایک مسلمان ہوں یا پھر ایک نائیجیرین عربی کا استاد ہے جو جونیئر ایجوکیشن افسر ہے طلباء میں سوائے چند کے کسی نے قرآن پاک نہیں پڑھا برٹش اور نائیجیرین عیسائی اساتذہ موقع بے موقع اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں اور عیسائی طلبہ کو شہ ملتی ہے مسلمان طلبہ اس کو محسوس کرتے ہیں مگر ان کو حقیقت سے آشنا کرنے والا لٹریچر نہیں ملتا" (الایشیا صفحہ ۱۴ ۵/۱۲ء)

یہ حالات تحریر کرنے کے بعد خط میں استدعا کی گئی ہے :۔

"جناب کی خدمت میں گزارش ہے کہ سب سے پہلے تو مجھے مخیر حضرات کی امداد سے یسرنا القرآن کی قسم کے قاعدے اور قرآن پاک کے (عمدہ کھلے الفاظ میں لکھے ہوئے) نسخے پاروں کی شکل میں اور مجلد صورت میں (بلغیر معنی) درکار ہیں اس کے علاوہ انگریزی ترجمہ کے چند نسخے ارسال فرما کر ممنون فرمائیے تاکہ میں طلباء کو فالتو اوقات میں پڑھا سکھا سکوں اس کے بعد اسلام کے متعلق جو انگریزی میں لٹریچر مہیا کیا جا سکے وہ بھی عنایت ہو جائے یہ لٹریچر دو قسم کا ہونا ضروری ہے اول وہ جو تعلیم الاسلام کی تشریح کرے دوم وہ جو مغربی علماء کے اعتراضات کا جواب ہو" (الیضاً)

اور امید کی گئی ہے کہ :۔

"مجھے امید ہے کہ کچھ مخیر حضرات ملک میں ایسے ضرور نکل آئینگے جو تبلیغ مذہب کیلئے دست تعاون دراز کرنے میں عار نہیں سمجھتے بلکہ ایسے مواقع کو اپنے لئے عین سعادت گردانتے ہیں مجھے امید ہے کہ یہ ایک دور افتادہ مقام کی آواز جو بحر اعظم کے قریب ہی مگر صحرا ... ... نہ ہوگی۔ (الیشیا ۳۰ مئی ۱۹۶۲ صفحہ ۱۴)

باوچی نائیجیریا کے مسلمانوں کی جو تعلیمی حالت بیان کی گئی ہے وہ واقعی نہایت قابل افسوس ہے مگر ہم اس پاکستانی دوست کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ انھوں نے جو مولوی صاحب سے امید لگائی ہے وہ غلط ہے ؎

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

چنانچہ مولوی صاحب کے معاون خصوصی نے اس خط کے ساتھ اخبار کو جو نوٹ بھیجا ہے وہ بھی اخبار نے شائع کر دیا ہے :۔

مدیر محترم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

حال ہی میں شمالی نائیجیریا سے ایک پاکستانی مسلمان کا خط آیا ہے جو وہاں کے محکمہ تعلیم میں ایک عہدیدار کی حیثیت سے مقیم ہیں اس خط کی نقل برائے اشاعت ارسال خدمت ہے براعظم افریقہ کے بعض دیگر حصوں کی طرح نائیجیریا میں بھی اس وقت تبلیغ اسلام کی شدید ضرورت ہے اور وہاں دعوت حق کے پھیلنے کے امکانات بہت وسیع ہیں یہ کام کسی فرد کے تنہا کرنے کا نہیں بلکہ اس میں اجتماعی تعاون درکار ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے پاکستان کے صاحب احساس اور صاحب استطاعت مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں

(باقی صفحہ ۸ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تکمیلِ توحید

از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۲)

لبینہ بنو عدی کی لونڈی تھیں اسلام لانے سے قبل حضرت عمرؓ اس کو اتنا مارتے کہ تھک جاتے تھک کر پھر از سرِ نو مارنا شروع کر دیتے وہ صرف اتنا کہتی کہ عمر اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو خدا اس ظلم کو بغیر انتقام نہ چھوڑے گا۔

عمار اور ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ کو اس قدر تکالیف دی گئیں کہ ان کا حال پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یاسر ان تکالیف کو برداشت نہ کر سکے اور مر گئے ان کی بوڑھی بیوی سمیہ کی ران میں ابو جہل نے نیزہ مارا اور وہ بھی مر گئیں قریش مکہ نے انتہائی کوشش کی کہ یہ گنتی کے چند لوگ جو ابتدائے اسلام میں اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لائے مظالم ڈھا کر ان کی جمعیت کو توڑ دیا جائے۔ مگر ان کے دل ایمان سے منور ہو چکے تھے انہوں نے دل کی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کے نور کا مشاہدہ کر لیا تھا وہ ان مظالم کو کیسے خاطر میں لاتے ہر تکلیف برداشت کی۔ مگر خدائے واحد کی پرستش نہ چھوڑی۔

پھر یہی نہیں کہ صرف مومنوں پر یہ مظالم کئے گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات بھی کفار مکہ کے مظالم سے محفوظ نہ رہی۔ آپ کے گھر میں پتھر پھینکے جاتے۔ دروازہ پر کانٹے بچھائے جاتے گندی اور متعفن اشیاء گھر میں پھینکی جاتیں ایک دفعہ آپ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے عقبہ نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ کا سانس رکنے لگا۔ حضرت ابو بکرؓ کو علم ہوا تو آپ نے آ کر چھڑایا اور قریش سے کہا کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

اتنی تکلیفوں اور ظلموں کے باوجود جب مسلمان آپ سے کہتے کہ آپ ہم کو اجازت دیں ہم ان کفار کا مقابلہ کریں تو آپ فرماتے امرت بالعفو فلا تقتلوا مجھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو کا حکم ہے۔ اس لئے میں لڑنے کی اجازت کیسے دے سکتا ہوں۔

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ خبابؓ اور بعض دوسرے صحابہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ قریش کے لئے بددعا کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا دیکھو تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جن کے سروں پر آرے چلا کر ان کو دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ مگر ان کے قدموں میں لغزش نہ آئی۔

طائف کا واقعہ

اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے کہ شائد یہاں کے لوگوں کو سمجھ آ جائے۔ آپ کے ہمراہ صرف ایک غلام تھا۔ آپ نے طائف کے رئیس اعظم کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے آپ کے پیچھے آوارہ آدمی لگا دیئے۔ جو ۳ میل تک آپ پر پتھر پھینکتے آئے۔ یہاں تک کہ آپ کے جسم مبارک سے خون بہنے لگ گیا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ کو طائف کے سفر کے حالات سنائے اور فرمایا اس سفر سے واپسی پر میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور خدا تعالیٰ کا پیغام لایا کہ اگر آپ کہیں تو میں پہاڑ ان لوگوں پر پھینک کر خاتمہ کر دوں مگر رحمۃ للعالمین نے فرمایا نہیں۔ مجھے امید ہے ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو خدائے واحد کی پرستش کرنے والے ہوں گے۔

جب اہل مکہ کی کوششیں اس بارہ میں ناکام ہوئیں اور آپ استقلال کے ساتھ ایک خدا کی پرستش کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہے تو انہوں نے ایک دفعہ ابو طالب آپ کے چچا کے پاس بھجوایا کہ آپ اپنے بھتیجہ کو منع کریں وہ ہمارے بتوں کو برا نہ کہے۔ اور ایک خدا کی تعلیم نہ دے۔ اگر جو تعلیم آپ دیتے ہیں۔ اس سے آپ کی غرض یہ ہے کہ عزت مل جائے تو ہم آپ کو اپنا سردار تسلیم کر لیتے ہیں۔ اگر مال و دولت کی خواہش ہے تو سیم و زر کے ڈھیر لا کر لگا دیتے ہیں۔ اگر شادی کی خواہش ہے تو جس معزز خاندان کی جس لڑکی سے کہیں گے ہم رشتہ کروا دیں گے مگر آپ خدا کی پرستش کی تعلیم نہ دیں۔ آپ استقلال سے ساری باتیں سنتے رہے اور فرمایا دنیوی چیزوں کی کیا حقیقت ہے۔ اگر تم سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر کھڑا کر دو۔ تب بھی میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ڈنکا دنیا میں بجانے سے رک نہیں سکتا۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم۔

کفار مکہ نے جب یوں بات بنتے نہ دیکھی تو ایک دفعہ کچھ رؤسائے قریش آپ کے چچا کے پاس آئے۔ اور قریش کے ایک نوجوان عمارہ بن ولید کو ساتھ لائے اور کہا کہ اس کو اپنا بیٹا بنا لیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے سپرد کر دیں۔ انہوں نے ایک نیا دین پیش کر کے ہماری قوم میں فتنہ پیدا کر دیا ہے۔ آپ کے چچا نے جواب دیا یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنے جگر کا ٹکڑا تمہیں دے دوں اور کسی کا بچہ لے لوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب براہین احمدیہ میں انہیں واقعات اور توحید کے قیام کے لئے آپ کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "خیال کرنا چاہیئے کہ کس استقلال سے آنحضرت ؐ اپنے دعوے نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اول سے آخر دم تک ثابت اور قائم رہے۔ برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہو جانا وہم میں بھی نہیں گزر سکتا تھا بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے اپنی پہلی جمعیت کو بھی کھو بیٹھے اور ایک بات کہہ کر لاکھ تفرقہ خرید لیا۔ اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر بلا لیا۔ وطن سے نکالے گئے قتل کئے گئے تعاقب کئے گئے۔ گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہو گیا۔ بارہا زہر دی گئی۔ اور جو خیر خواہ تھے وہ بدخواہ بن گئے اور جو دوست تھے وہ دشمنی کرنے لگے۔ ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی کا کام نہیں پھر جب مدت مدید کے بعد غلبہ اسلام کا ہوا تو ان دولت و اقبال کے دنوں میں کوئی خزانہ اکٹھا نہ کیا کوئی عمارت نہ بنائی کوئی بارگاہ تیار نہ ہوئی کوئی سامان عیش و عشرت کا تجویز نہ کیا گیا . . . . جو کچھ آیا وہ سب یتیموں اور مسکینوں اور بیوہ عورتوں اور مقروضوں کی خبر گیری میں خرچ ہوتا رہا۔ اور کبھی ایک وقت بھی سیر ہو کر نہ کھایا اور پھر صاف گوئی اس قدر کہ توحید کا وعظ کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور تمام جہان کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف بنا لیا۔"

"واقعات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت

ولادت باسعادت

ربوہ ۳۰ مئی۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کو مورخہ ۲۹ اور ۳۰ مئی ۱۹۶۲ء کی درمیانی شب دختر عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نواسی اور حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل اس تقریب کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نیز محترم میر داؤد احمد صاحب اور آپ کے دیگر افراد خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ میں سے حصۂ وافر عطا فرمائے

آمین اللھم آمین

واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اعلےٰ درجہ کے یک رنگ اور صافت باطن اور خدا کے لئے جاں باز اور خلقت کے بیٹم وامید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آئے گی"۔ (مقدمہ براہین احمدیہ)

مکہ سے ہجرت

آپ ہر قسم کی تکالیف برداشت کرتے رہے اور خدائے واحد کی وحدانیت کا اعلان کرتے رہے لیکن جب تکالیف انتہا کو پہنچ گئیں اور خدائی تقدیر کے ماتحت اسلام کے غلبہ کا وقت آگیا تو اذن الٰہی سے آپ نے مکہ چھوڑا آپ نے فرمایا کہ اے مکہ کی سرزمین تو مجھے بے حد محبوب ہے لیکن تیرے بسنے والے مجھے اس میں رہنے نہیں دیتے۔ ہجرت کا واقعہ تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ کس طرح دشمنوں نے گھر کے گرد احاطہ کیا ہوا تھا کہ آپ بچ کر نکلنے نہ پائیں آپ نے لوگوں کی امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کیں اپنے بستر پر ان کو لٹایا اور خود گھر سے نکل گئے صرف حضرت ابوبکرؓ آپ کے ہمراہ تھے۔ جا کر غار ثور میں پناہ لی صبح جب لوگوں کو علم ہوا کہ آپ روانہ ہو گئے ہیں تو لوگوں نے تعاقب کیا کھوجی پاؤں کے نشانوں کی مدد سے غار تک پہنچ گئے اور کہہ دیا کہ ہمارے علم کی رو سے وہ یہاں تک آئے ہیں آگے نہیں گئے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس غار میں ہیں یا پھر آسمان پر اڑ گئے ہیں۔ دشمن سر پر کھڑا ہے پاؤں کی آواز آپ کو سنائی دے رہی ہے آپ اتنے قریب کھڑے ہیں کہ اگر دشمن غور سے نیچے جھک کر دیکھ لے تو آپ پکڑے جائیں حضرت ابوبکرؓ آپ کے خیال سے گھبرا رہے ہیں لیکن آپ کا اپنے پیدا کرنے والے پر زبردست ایمان ہے آپ فرماتے ہیں لاتحزن ان اللہ معنا گھبرانے کی بات نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے وہ خدا جس نے مجھے پیدا کیا ہے جس نے اپنے نام کو بلند کرنے کے لئے مجھے مامور فرمایا ہے وہ کس طرح مجھے ضائع کر دے گا تمام دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالیے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر اتنے زبردست ایمان خدا تعالیٰ پر اتنے اعلےٰ توکل کا نمونہ کہیں اور نظر نہ آئیگا

... اس ایمان اور توکل کا ہی نتیجہ تھا کہ قلیل عرصہ کے بعد اللہ تعالےٰ فاتح کی حیثیت سے آپ کو مکہ لایا اور تمام سرداران مکہ کے سر آپ کے سامنے جھکا دیئے اور توریت کی پیشگوئی آپ کے متعلق پوری ہوئی کہ وہ فاران سے جلوہ گر ہوگا اور دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے گا۔

جنگ احد

جنگ احد میں جب مسلمانوں کی ایک غلطی سے فتح مبدل بہ شکست ہوئی تھی مسلمان پراگندہ ہو گئے تھے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف چند لوگ رہ گئے تھے ابوسفیان نے خوشی کا نعرہ لگایا کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار دیا ہے آپ نے مصلحت وقت کے ماتحت جواب نہ دیا کہ آواز سن کر دشمن پھر حملہ نہ کر دے ابوسفیان نے پھر خوشی سے نعرہ لگایا کہ ہم نے ابوبکرؓ کو بھی مار دیا آپ نے حضرت ابوبکر کو جواب دینے سے منع فرمایا ابوسفیان نے پھر کہا ہم نے عمر کو بھی مار دیا ہے حضرت عمر برداشت نہ کر سکے جواب دینا چاہا کہ ہم سب خدا کے فضل سے زندہ ہیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا کہ جواب نہ دو اس پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے خوشی سے نعرہ لگایا اُعلی ھبل یعنی ہمارے بت ھبل کی شان بلند ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے دونوں ساتھیوں کی موت کے نعروں کو سن کر خاموش رہے اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی جواب دینے سے منع فرمایا شرک کا نعرہ برداشت نہ کر سکے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی اور کا نام بلند ہونا سن کر بے تاب ہو گئے صحابہ سے فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیں آپ نے فرمایا کہو اللہ اعلیٰ واجل اللہ اعلیٰ واجل اللہ وحدہٗ لاشریک ہی کی شان بلند ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جب غیرت کا سوال آیا تو میدان جنگ کی سب احتیاطیں بھول گئے اپنے نفس کو بھول گئے اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی زندگی کے سوال کو بھول گئے اور یہ خیال نہ رہا کہ اس وقت میرے ساتھ بہت تھوڑے آدمی ہیں دشمن نے حملہ کر دیا تو مقابلہ آسان نہ ہوگا لیکن آپ کے اس نعرہ کا ایسا رعب دشمنوں پر پڑا کہ وہ دوبارہ حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

غزوۂ حنین

غزوۂ حنین میں جب تین طرف حملہ ہوا اور ایسا گھمسان کا رن پڑا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے باقی مسلمان دور رہ گئے صحابہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب جانا چاہتے تھے مگر اونٹوں کے دوڑنے کی وجہ سے ہماری سواریاں ایسی ڈر گئی تھیں کہ ہم باگ موڑتے تھے مگر گھوڑے واپس لوٹنے کا نام نہ لیتے تھے ہم ڈر رہے تھے کہ پیچھے رسول کریم صلعم کا کیا حال ہوگا تین طرف سے تیر پڑ رہے تھے اور پیچھے کی طرف ایک راستہ تھا اس وقت حضرت ابوبکر نے اپنی سواری سے اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر کی باگ پکڑ لی اور عرض کی کہ آپ تھوڑی دیر کے لئے پیچھے آجائیں آپ نے فرمایا ابوبکر میری خچر کی باگ چھوڑ دو اور پھر خچر کو ایڑ لگاتے ہوئے آپ نے اس تنگ راستہ پر آگے بڑھنا شروع کیا جس کے دونوں طرف سے تیر پڑ رہے تھے

اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے انا النبی لاکذب انا ابن عبدالمطلب "میں خدا کا نبی ہوں میں جھوٹا نہیں ہوں اس انتہائی خطرہ کے مقام پر کھڑے ہوتے ہوئے بھی جو میں خدا تعالےٰ کے فضل سے محفوظ ہوں تو کہیں کوئی یہ نہ سمجھے کہ مجھ میں خدائی کا مادہ ہے میں تم جیسا ایک انسان ہوں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ کس قدر خطرہ کا مقام ہے لیکن ایسے وقت میں بھی سب خیالوں سے بالا خیال جو آپ کے دل میں ہے یہی کہ شرک کا باریک سے باریک حصہ بھی ان لوگوں میں نہ رہ جائے اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور توحید دنیا میں قائم ہو۔

ایک غزوہ میں آپ اکیلے سو جاتے ہیں دشمن کا سردار آپ کے سر پر پہنچ جاتا ہے اور تلوار سونت کر جگاتا ہے اور کہتا ہے بتا اس وقت تجھے کون بچا سکتا ہے آپ لیٹے لیٹے ہی فرماتے ہیں "اللہ" جس اعتماد سے آپ اللہ کہتے ہیں دشمن پر ہیبت طاری کر دیتا ہے اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر جاتی ہے۔

آپ نے تمام امتیازات کو ختم کر دیا

پھر یہی نہیں کہ آپ نے صرف عرب قوم کو ہی توحید کا سبق دیا آپ نے انی رسول اللہ الیکم جمیعا کا اعلان کر کے بتا دیا کہ ساری دنیا مشرق و مغرب کالے گورے سب کا خالق و مالک اور رب ایک ہی خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور جس نے محمد رسول اللہ کو ساری دنیا کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے چنانچہ آپ نے تمام امتیازات کو ختم کر کے رکھ دیا آپ نے تعلیم دی کہ تمام دنیا کے انسان خدا تعالےٰ کے بندے ہیں کوئی اس لئے بڑا نہیں کہ وہ گورا ہے یا کوئی اس لئے بڑا نہیں کہ وہ طاقتور ہے اب باوجود تعلیم تہذیب اور سائنس کے ترقی پا جانے کے بھی یورپین اور امریکی اقوام ایشیائیوں اور افریقیوں کو ذلیل سمجھتی ہیں امریکہ میں تو حبشیوں کے ساتھ اس ترقی کے دور میں بھی بعض جگہ انسانیت سوز سلوک ہوتا ہے گوروں کے سکولوں میں کالوں کے بچوں کو داخلہ نہیں ملتا ہزاروں درود اور سلام اس رحمت اللعالمین پر جس نے سب سے پہلے مساوات کی تعلیم دنیا کے سامنے رکھی اور دنیا کو اس بارہ میں احکام خداوندی سے آگاہ فرمایا

یایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم

شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم (حجرات)

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو اللہ تعالےٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جو متقی ہو۔

(باقی)

بقیہ لیڈر صفحہ دو سے آگے

کہ وہ آگے بڑھ کر اس کار خیر میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں اور اس سلسلے میں نقدی یا کتابیں جو کچھ بھی فراہم کر سکتے ہوں وہ مولانا محترم کے یا میرے نام ارسال فرمائیں ہم انشاء اللہ آگے ان کی یکجا ترسیل کا انتظام کر دینگے کوئی صاحب براہ راست بھیجنا چاہیں تو وہ مجھ سے مسلمان کا پتہ معلوم کر سکتے ہیں اگرچہ اس میں زیادہ وقت اور صرفہ کا سامنا ہوگا"۔ (خاکسار غلام علی معاون خصوصی)

ہم ان پاکستانی مسلمان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ کا پیغام مولوی صاحب کے معاون خصوصی نے ملک کے مخیر احباب تک پہنچا دیا اب آپ انتظار کھینچیے ؎

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہیگا کچھ نہ کچھ گھبرائے کیا

اگر اتنے انتظار کی تاب نہ ہو تو ہم ان سے ملتمس ہیں کہ آپ نائیجریا میں احمدیہ مشن کی طرف رجوع کیجئے قاعدہ یسرنا القرآن ایک احمدی بزرگ کی فن کتابت کا کارنامہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ قاعدہ اب تک لاکھوں کی تعداد میں جماعت احمدیہ شائع کر چکی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ انگریزی میں جس قسم کا لٹریچر آپ نے طلب کیا ہے وہ بھی آپ کو صرف احمدیہ مشن سے ہی مل سکے گا۔

درخواست دعا

مکرم فتح محمد صاحب شرما اسسٹنٹ پوسٹماسٹر کراچی سے لکھتے ہیں کہ ان کا چھوٹا لڑکا لطیف محمد شرما۔ ایم ایس سی کا اور ان کا بڑا لڑکا الیکٹریکل انجینئر کا امتحان انگلینڈ میں دے رہے ہیں۔ بزرگ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خادم عباد اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر الفضل)

امتحان ناصرات الاحمدیہ ۱۷ جون کو ہوگا

رسالہ ہمارا رسول کا امتحان ۱۷ جون بروز اتوار کو انشاء اللہ ہوگا۔ چھوٹے اور بڑے گروپ کے پرچے الگ الگ ہوں گے۔

جن لجنات نے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے ابھی تک اطلاع نہیں دی وہ جلد اطلاع دیں پرچے ۱۰/۶/۶۲ تک پوسٹ کر دیئے جائیں گے۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"الفضل" نے مجھے کیا دیا؟

(از مکرم احتجاج علی صاحب مناز بیری جہلم)

اے محسن و ہمنوا "الفضل"! میں جس قدر بھی تیرا ممنون ہوں وہ کم ہے۔ مبالغہ سے پاک ہو کر حقیقت یہ ہے کہ:۔

"زبان چلتی نہیں شرم و حیا ہے"

اے محترم "الفضل" تو نے مجھ پر وہ احسان و اکرام کئے جو میرے ماں باپ بہن بھائی بھی نہ کر سکے تو نے مجھ کو ہر نیکی اور ہر بدی سے وقتاً فوقتاً آگاہ کیا، تو نے ناہموار اور کٹھن راستوں کو ہموار اور آسان بنا دیا۔ تجھکو پا کر میں نے حسن کائنات اور جلوۂ ہائے کائنات دیکھا۔ جب تک تیرے ساتھ عشق و محبت کے دن گزارے زندگی میں ایک تراوت و سرور پایا۔ وہ حقیقی سرور جو دنیا کے کسی میخانے میں نہیں۔ مگر

عذر گناہ بدتر از گناہ

جب تجھ کو چھوڑا، تیری الفت کو چھوڑا دنیا کا ہر چین و سکون مجھ کو چھوڑ گیا۔ اور میں ایک تاریک و بھیانک گڑھے میں بھٹکتا پھرا، اور بھٹکتا پھرا یہاں تک کہ:۔

یا غم کے تھپیڑے سہتا تھا یا بیٹھے دل ٹوٹ گیا
طوفان تھے جس کی زد پہ کبھی ساحل پہ وہ کشتی ڈوب گئی

اے میرے مخلص "الفضل"! مجھے یہ اعتراف کرتے میں قطعاً کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ میں ایک جاہل و نا اہل دنیا کا کیڑا تھا اور گندے تعویذوں کی دنیا میں جنم لیا اور جہالت و لالچ کی آغوش میں پرورش پائی۔ دیوبند میں قال اللہ و قال رسول کی گردان میں الجھا اور اپنے آبائی وطن واپس ہو کر حرص و ہوس اور دنیا کی نمائش سے ٹکرایا۔

اے محسن "الفضل"! جب میں نے تجھکو پکڑا تو تو نے اپنی جھولی میں مجھے بروقت ڈال کر اپنی پیاری آغوش میں ایسے لے لیا جیسے ایک بچھڑی ہوئی ماں اپنے کھوئے ہوئے بچے کو اپنے سینہ سے چمٹا لیتی ہے۔ تو نے مجھے ایسے ہی چمٹایا تھا۔

اے کرم فرما "الفضل" تو نے مجھے وہ نعمتیں بخشیں جو میرے خواب و خیال میں بھی کبھی نہ تھیں۔ اس پر گواہ و شاہد ہیں وہ جنہوں نے میرا آغاز زندگی دیکھا ہے جب میں نے تجھ سے ناتا جوڑا، ہر طوفان و سیلاب نے مجھے چھوڑا، میں نے دنیا کی ہر عزت پائی اول کلاس وکن (1st class) کے عہدے پر کام کیا اور نام بھی حاصل کیا انگشت بدنداں تھے وہ عزیز و اقارب اور جاننے والے کہ یہ بے یار و مددگار بے بس و بے سہارا۔ جاہل و آوارہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ مگر کوئی نہ جانتا تھا۔ کوئی نہ سمجھ سکا کہ یہ کرم مجھ پر کس کا تھا؟ خدا، اور وہ خدا جس کے قبضۂ قدرت میں جان کائنات ہے اس کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہتا ہوں کہ کوئی بھی میرا ہمنوا اور راہبر نہ تھا اور اگر تھا تو صرف اور صرف

"الفضل" تھا

جس کی راہ ہدایت پر میں چلا۔ جس نے مجھے بڑھنے کی تمیز سکھائی۔ دوست و دشمن کی پہچان بتائی۔ خدا اور خدا والے و نعلئے روزمرہ کی زندگی کی کٹھن الجھنوں کو سلجھایا مگر جب میں نے، اے مکرم "الفضل" تجھ سے بے رخی کی۔ تجھ سے ناطہ توڑا وہ سکون زندگی اور نعمت دنیا ایک غبار کی طرح اڑ گئی، ہر اپنی چیز کھو گئی یہاں تک کہ میں خود بھی کھو گیا۔

اے حقیقی غمخوار "الفضل"! مجھے تجھ سے شکایت ہو گئی تھی۔ میں تیرا باغی ہو گیا تھا یہاں تک کہ تجھکو دیکھتا اور پھینک دیتا کہ کوئی دلچسپی باقی نہ رہی تھی اور نجدا یہی تھا میری بدبختی کا نشان مگر ۱۲ رمئی ۱۹۶۲ء کا مضمون جو کہ حضرت میر محمد اسحق صاحب رضی اللہ عنہ کا تو نے مجھے سنایا، میں شرم و ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔

میں پھر ایک دفعہ سجدۂ شکر میں گر پڑا کر کھوئی ہوئی نعمت، بھولی ہوئی داد سوئی ہوئی زندگی اور روٹھا ہوا محسن پھر مجھے مل گیا۔

عجب محسن ہے تو بجرالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اے محسن و مخلص "الفضل"! مجھے معاف کر دے کہ میں نے تیرے احسانات فراموش کئے تھے تو نے مجھے وہ سب کچھ دیا جو میرے ماں باپ بہن بھائی مجھے نہ دے سکے۔ مگر میں نے تیری قدر نہ کی۔ اسکے باوجود تو نے مجھے پھر سہارا دیا اور کیچڑ و دلدل سے نکال کر اپنی ممتا بھری آغوش میرے لئے پھیلا دی ــــ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان"۔

اے میرے غمخوار اور مددگار "الفضل"! میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ رہتی دنیا تک تیرا دامن نہ چھوڑوں گا۔ اور کسی تنگی ترشی میں تجھ سے منہ نہ موڑوں گا۔ میں تیرا ہوں اور تو میرا۔ سچ ہے کہ:۔

جتنا بھی میں نے ضبط کیا احساس غم دل بڑھتا گیا
محروم رہیں پلکیں جس سے اس اشک میں ہستی ڈوب گئی

اے بے لوث اور مخلص دوست "الفضل"! میں وعدہ کرتا ہوں کہ تا دم زیست تیری خدمت تیری عظمت کروں گا بھی اور کروانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ چھوڑوں گا۔ کاش کہ خدا تعالےٰ اس اپنے عاجز اور گناہ گار بندے کی دعا قبول فرمائے۔

"یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی"

تلاوتِ قرآن مجید کے وقت ہمارا فرض

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب)

جلسہ وغیرہ کے اوقات میں دیکھا گیا ہے کہ جب قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے تو شاید اس وجہ سے کہ عام لوگ قرآن مجید کے معنوں سے واقف نہیں ہوتے۔ بعض لوگ آپس میں باتیں کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ منتظمین بھی اس وقت انتظامی امور کے متعلق گفتگو جاری رکھتے ہیں۔ یہ سب صورتیں آداب تلاوت قرآن کریم کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ جب قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو خاموشی اور پوری توجہ سے اسے سنا کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ احباب کو اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ عظمت قرآن مجید کا تقاضا ہے کہ اس کی تلاوت کے وقت اس کی طرف پورا دھیان دیا جائے

"الفضل" میں دینی اور علمی سوال و جواب کا سلسلہ

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ الفضل میں خالص علمی اور مذہبی سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

قارئین کرام کو دعوت دی جاتی ہے کہ ان کے نزدیک جو سوالات حل طلب ہوں وہ ادارہ الفضل کو لکھکر ارسال فرمائیں۔ ایسے سوالات کے جوابات علمائے سلسلہ سے لکھوا کر گاہے گاہے شایع کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

یہ امر واضح رہے کہ سوالات خالص علمی اور دینی نوعیت کے ہونے چاہئیں اور انہیں خوشخط۔ مختصر اور واضح الفاظ میں کاغذ کے صرف ایک طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھا جائے اپنا مکمل ایڈریس بھی ساتھ ضرور دیا جائے۔ (ادارہ)

تقریب شادی

ربوہ ـــ مورخہ ۲۷ رمئی ۱۹۶۲ء بروز اتوار پانچ بجے شام مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی لئیقہ بشریٰ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں دیگر بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ نے بھی ازراہ کرم شرکت فرمائی اور رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی

عزیزہ لئیقہ بشریٰ صاحبہ کا نکاح چوہدری عمر حیات صاحب کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ابن مکرم چوہدری غلام حضور صاحب کے ہمراہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے مورخہ ۲۰ را پریل ۱۹۶۲ء کو خطبہ جمعہ سے پیشتر مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

حکیم عبد القدیر صاحب کاغانی کے خسر محترم ڈاکٹر حافظ عبد الجلیل خان صاحب اندرون موچی دروازہ لاہور بندش پیشاب کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ ہسپتال میں آپ کا ایک پھوڑے کا اپریشن بھی ہوا ہے۔ صحابہ کرام، درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپکو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم چوہدری علی احمد صاحب مرحوم دار البرکات ربوہ ریٹائرڈ انسپکٹر واچ اینڈ وارڈ کے گھر اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۷ ر۵ر۶۲ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ اللطیف تجویز فرمایا ہے۔ چوہدری صاحب مغفور مرحوم کی وفات گذشتہ ستمبر میں ہوئی تھی۔ نومولود ان کا پہلا اور آخری بچہ ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور دیگر دعا گو احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ بچی کی درازی عمر اور اس کی والدہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرما دیں۔"

فضل الٰہی انوری ۔ ربوہ

ادائیگی چندہ وقف جدید سال پنجم

یہ ان خوش نصیب لوگوں کی فہرست ہے جنہوں نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمت دین کے لئے اپنا چندہ ادا کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا کرے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعت ملتان ضلع ۱۲۰--
مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب انجینئر شیخوپورہ ۶۵--
مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری انور حسین صاحب
ایڈووکیٹ شیخوپورہ ۶--
اہلیہ صاحبہ و عزیزان حکیم مرغوب اللہ صاحب ۷-۵۰
شیخ گلزار محمد صاحب احاطہ دیوان چند ۶-۲۵
اہلیہ صاحبہ " " اقبال بیگم صاحبہ ۶-۲۵
امتہ المیر صاحبہ دختر " " ۶-۲۵
بشریٰ " " " ۶-۲۵
اسلام الدین صاحب پسر " ۶--
طاہرہ بی بی صاحبہ بنت " ۶--
حکیم احمد دین صاحب ۶-۱۲
مرزا جان عالم بیگ صاحب وکیل ۸--
شیخ محمد حسین صاحب ۱۰-۵۰
شیخ محمد شریف صاحب پسر ۶--
شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۷--
شیخ گلزار احمد صاحب پراچہ ۸-۲۵
چوہدری محمد شفیع صاحب آڑھتی ۶-۱۲
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عمر الدین صاحب ۶--
عزیزان " " " ۹--
سید حفیظ احمد صاحب نیئی شیخوپورہ شہر ۶--
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد دین صاحب ۶--
جماعت احمدیہ کراچی شہر ۱۰۷-۸۶ ۷۵-۵۰
چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵
ضلع سرگودھا ۲۰--
مستری لعل خان صاحب فورٹ سنڈیمن ۷-۵۰
غلام قاسم صاحب چک ۱۶۶ ضلع بہاولنگر ۱۲-۸۷
حکیم عبدالرحیم صاحب کوہاٹ ۶--
امتہ الرحمٰن صاحبہ " ۶--
علی حسن صاحب " ۶--
منجانب سید مبارک علی صاحب " ۶--
مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب چک ۲۰۹
ضلع لائل پور ۶--
سید ظہور شاہ صاحب سنت نگر لاہور ۶-۲۳
بابو محمد جمیل خان صاحب سلطان پورہ لاہور ۱۰-۳۳
چوہدری غلام قادر صاحب چک ۲۴۵
ضلع منٹگمری ۶-۱۵
مولوی عبدالرحمٰن صاحب " " ۶-۳۵
میراں بخش صاحب سوک کلاں ضلع گجرات ۶-۲۵
ظفر احمد صاحب حنفی چک ۱۲۱ گوکھووال
ضلع لائلپور ۷--
عبدالقیوم صاحب نیلا گنبد لاہور ۱۲-۵۶
اہلیہ صاحبہ " " ۱۲-۵۶
سعید احمد صاحب شہر نوکوٹ ضلع تھرپارکر
(بلا تفصیل) ۲۶-۶

منشی بشیر احمد صاحب مع بچگان
سعد اللہ پور ضلع گجرات ۱۵-۲۵
محمد اسلم صاحب بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ ۷--
احمد دین صاحب ولد محمد دین صاحب گرمولا ورکاں
ضلع گوجرانوالہ ۱۰--
غلام محمد صاحب سیکرٹری مال چک چٹھیاں "
(بلا تفصیل) ۱۲-۲۵
محمد صادق ولد اللہ دتہ صاحب چک ۱۸ بہوڑو
ضلع شیخوپورہ ۶-۳۱
محمد فاضل محمد طفیل صاحبان " " ۶-۱۹
عباد اللہ صاحب " ۶-۲۵
محمد شفیع ولد فتح محمد صاحب " ۶-۳۱
رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر غلام محمد صاحب
مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ ۶--
غلام محمد صاحب " " ۶-۷۵
اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد خان صاحب بالکین ۶-۲۵
محمد افضل صاحب دہلی کلاتھ ہاؤس
گوجرانوالہ شہر ۶-۵۰
خواجہ محمد شریف صاحب " " ۶-۵۰
ابو محمد اقبال صاحب " " ۹--
مولوی محمد حسین صاحب " " ۸-۵۰
حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام علی صاحب ۶--
علی محمد صاحب موضع جھول ضلع رحیم یار خاں ۶--
عبدالحمید صاحب " " ۷--
سلطان احمد چک ۱۱۲ جنوبی ضلع سرگودھا ۶--
منور احمد جہانیہ ضلع ملتان ۶--
اہلیہ صاحبہ مستری محمد خان جہلم شہر ۱۲-۰۴
چوہدری شیر محمد صاحب آنبہ کرم پور ضلع شیخوپورہ ۱۴--
سردار محمد صاحب " " ۸--
عبدالمجید صاحب " " ۶-۲۵
حاجی بیلے صاحب " " ۷-۲۵
ستاں صاحبہ " " ۶-۲۵
چوہدری شریف الدین صاحب راجن پور
ضلع ڈیرہ غازیخاں ۱۰-۲۵
چوہدری برکت علی صاحب راجن پور " ۸--
" ناصر احمد صاحب جاوید " " ۸--
" عبدالحق صاحب گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ ۶-۶۹
محمد شریف صاحب سیکرٹری مال کوٹھے والہ
ضلع ملتان (بلا تفصیل) ۱۸-۵۶
میاں محمد امین صاحب گجرات شہر ۶-۷۵
مسعود احمد سرفراز پسران میاں محمد امین صاحب
گجرات ۶-۲۵
چوہدری محمد حسین صاحب ادیل " ۶-۵۰
ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب " ۶-۵۰
راجہ علی محمد صاحب " ۸--

محمد خلیل صاحب ادیل گجرات شہر ۷-۵۰
نیز عنایت اللہ صاحب " ۶-۲۵
محترم عبدالحق صاحب پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ ۶--
محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ " ۷--
چوہدری نور احمد صاحب حلقہ سول لائنز لاہور ۶-۶۹
" " منیب الدین " ۶-۶۹
" " امتہ الحفیظ اہلیہ " ۶-۶۹
حافظ محمود الحق صاحب " ۷--
بشارت الرحمٰن صاحب " ۷--
عبدالرحمٰن صاحب بی کام " ۷-۲۵
بابو محمد شفیع صاحب چیف کلرک " ۸--
حکیم یوسف علی صاحب مرحوم " ۱۰--
مکرم سید تفضل حسین شاہ صاحب
اسلامیہ پارک لاہور ۳۶--
خدیجہ کبریٰ صاحبہ " " ۸-۰۶
چوہدری محمود احمد صاحب " ۱۲--
شیخ لطف المنان صاحب راولپنڈی ۱۰--
اہلیہ صاحبہ چوہدری عزیز احمد صاحب ۶--
سید عبدالمنان صاحب کندیاں ضلع میانوالی ۶--
ہاجرہ بی بی صاحبہ نرس مع بچگان " " ۶--
جمیل احمد صاحب " " ۷--
بابو یعقوب صاحب شاہدرہ ۶--
مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب
دارالصدر غربی ربوہ ۶-۳۱
زوجہ فضل الٰہی صاحب " ۶-۷۵
بیگم صاحبہ لئیق اللہ صاحب حیدرآباد ۶--
میاں سجاول علی صاحب سانگلہ ہل ۶-۲۵
حکیم دوست محمد صاحب " ۶-۲۵
سمیع اللہ صاحب " ۶-۷۵
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب " ۶-۷۵
میاں محمد عبداللہ صاحب " ۶--
میاں محمد رمضان صاحب " ۶--
میاں نور محمد صاحب " ۶-۲۵
میاں اختر حسین صاحب " ۶-۲۵
میاں عبدالحمید صاحب " ۶--
میاں محمد حسین صاحب " ۶--
میاں عظیم قادر صاحب " ۶-۷۵
ملک عنایت اللہ صاحب " ۶-۲۵
چوہدری اللہ دتہ صاحب لیہ ضلع مظفرگڑھ ۶--
" ہدایت اللہ " " ۶--
شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال
لائل پور (بلا تفصیل) ۱۹۵--
صوبیدار فضل الٰہی صاحب کھاریاں ۶--
آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ خواجہ غلام نبی صاحب
مرحوم کھاریاں ۶--
سید بیگم صاحبہ بنت حوالدار عالم دین صاحب ۶--
زر بیگم صاحبہ ہمشیرہ ایاز صاحب " ۶--
مکرم ماسٹر عبداللہ صاحب سیکرٹری مال " ۶--
فضل بیگم صاحبہ اہلیہ اکبر علی صاحب کلرک " ۶--
اللہ بخش صاحب حلوائی گکھڑ منڈی
ضلع گوجرانوالہ ۶-۱۲

مہر نادر خاں صاحب وہاڑی ضلع ملتان ۷--
حکیم خلیل احمد صاحب " " ۹--
چوہدری حفیظ احمد صاحب " " ۱۰--
ملک عزیز احمد صاحب " " ۱۰--
ڈاکٹر محمد دین صاحب " " ۱۳--
عبدالغفور صاحب لاڑکانہ ۷--
حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر ۶-۵۰
اہلیہ صاحبہ " " " ۶-۵۰
اہلیہ صاحبہ مرحومہ " " ۶-۱۲
سید مبارک احمد صاحب " ۶-۳۱
اہلیہ صاحبہ " " ۶-۱۹
سید مبشر احمد صاحب " " ۶-۵۰
سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ " " ۶-۳۱
سیدہ شمیم اختر صاحبہ " " ۶-۵۰
والد صاحب مرحوم حکیم سید پیر محمد صاحب سیالکوٹ ۶-۱۲
والدہ صاحبہ مرحومہ " " " ۶-۱۲
سید شفیق احمد صاحب " ۶-۰۶
بشیر احمد ولد غلام علی صاحب " ۶-۵۰
نذیر احمد ولد عمر الدین " ۷-۵۰
بصری مرحومہ اہلیہ صاحبہ میاں اللہ دتہ صاحب
پنشنر سیالکوٹ ۶--
بابو احمد دین صاحب کھیوڑہ ضلع جہلم ۳۰--
محمد ابراہیم صاحب ملتان شہر ۶-۱۲
چوہدری محمد اسلم صاحب " ۶--
مبارکہ اعجاز صاحبہ " ۶--
اقبال بیگم صاحبہ " ۶--
چوہدری عبدالرحیم صاحب " ۶-۵۰
مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا ۲۵--
چوہدری بشیر احمد صاحب بٹالوی سرگودھا شہر --
۳۰۳ ک بشیر احمد صاحب " ۷--
شیخ فضل کریم صاحب " ۱۲--
ملک محمد یوسف صاحب " ۶-۵۰
فاطمہ خاتون صاحبہ " ۹--
ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب " ۱۵--
صفیہ خاتون صاحبہ " ۹--
چوہدری محبوب احمد صاحب " ۵۱--
بابو غلام رسول صاحب " ۶--
اہلیہ صاحبہ بابو غلام رسول صاحب " ۶--
رشید احمد صاحب پسر " " ۶--
میجر عبدالحمید صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۱۰--
حکیم عطاء الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال
ڈنگا پور کھرویال ضلع سیالکوٹ (بلا تفصیل) ۱۷--
مبارک احمد صاحب شاہدرہ ۶--
قادر علی ظفر آباد دیہہ بوگا ضلع حیدرآباد ۱۱--
محمد اسماعیل صاحب سمندری ضلع لائلپور ۶-۱۳
ضیاء الحق صاحب خانپور ضلع رحیم یار خاں ۶--
اہلیہ صاحبہ " " ۶--
مرزا مبارک احمد صاحب حیدرآباد سندھ ۲۰--
چوہدری عطاء اللہ صاحب " ۴۶--
ارشاد علی صاحب " ۷-۵۰
عبدالعزیز صاحب سیکرٹری مال کالا گوجراں
ضلع جہلم (بلا تفصیل) ۱۵--

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۹۲۔ میں آغا نسیم احمد خان ولد محمد عبد اللہ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱-۵/۲۴ سعود آباد کالونی کراچی نمبر ۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ -/۱۵۰ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت وصیت کردہ جائداد سے منہا کر دی جائیگی فقط ۱۔ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد آغا نسیم احمد خان۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۹۴۔ میں عبد المجید امجد ولد عبد الرحمٰن مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۲۹۲/۴ کورنگی کریک کراچی نمبر ۲ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ میرا ایک مکان گوجر خان ضلع راولپنڈی مغربی پاکستان میں ہے جس کی قیمت -/۱۲۸۰۰ روپے ہے۔ یہ مکان میں نے کرایہ پر دیا ہوا ہے جس سے مجھے ماہوار کرایہ مبلغ -/۳۰ روپے ملتا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۴۶۹ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار تنخواہ کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۹ جنوری ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عبد المجید امجد۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۹۵۔ میں راجہ ظہور احمد ولد غلام مصطفےٰ صاحب قوم راجہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آرمی سگنل سنٹر ہیڈ بیرکس کراچی نمبر ۴ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۲۰۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۵ فروری ۱۹۶۲ء العبد ظہور احمد راجہ۔ گواہ شد خالق داد تقیم خود سکرٹری مال حلقہ ناظم آباد شمالی کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۹۶۔ میں مہر الدین ولد حکیم فضل کریم صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن ۵/۲۱۱ کراچی ایئرپورٹ کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۲۴۰ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۹ فروری ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد مہر الدین بقلم خود گواہ شد بشیر احمد سیال جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۹۷۔ میں سید عبد الباسط رضوی ولد نواب سید عبد المومن صاحب رضوی قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷۰/۸ حیدر آباد کالونی کراچی نمبر ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۷ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد سید عبد الباسط رضوی۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۹۸۔ میں بشیر احمد ولد میاں اللہ دتہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰۴ نیو کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ کراچی نمبر ۲ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۱۰ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد بشیر احمد کھوکھر گواہ شد غلام احمد فرخ۔ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

زحیری

پیچش کی ایک نہایت کامیاب دوا جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

تیار کردہ۔ **شفاء ہومیو لیبارٹریز ربوہ**

مقصد زندگی

و

احکام ربانی

اسّی صفحہ کا رسالہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ رو[پے]

"بدلے ہوئے حالات کے مطابق پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی ضروری ہے"

فارن سیکرٹری کی طرف سے بھارت کے نوآبادیاتی و سامراجی عزائم کی مذمت

کراچی ۳۱ مئی۔ وزارت خارجہ کے سکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے کہا ہے کہ بین الاقوامی ڈھانچہ بدل رہا ہے جس کے مطابق پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی اشد ضروری ہے۔ آپ نے کہا ڈپلومیسی کوئی جامد چیز نہیں۔ جو ملک سنٹو اور سیٹو جیسے دفاعی معاہدوں کو بڑی اہمیت دیتے تھے اب ان کا طرز عمل بھی تبدیل ہو گیا ہے لہٰذا اس صورت حال کا پاکستان کے طرز عمل پر اثر انداز ہونا لازمی امر ہے۔

مسٹر ایس کے دہلوی نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بھارت کی جارحانہ پالیسیاں نوآبادیاتی نظام کی آئینہ دار ہیں اور سامراجی دور کی یاد دلاتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر بھارت نے کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کو رد کر دیا تو یہ امر خط متارکہ جنگ کو رد کرنے کے مترادف ہوگا اور اس صورت میں جنگ بندی لائن پر اقوام متحدہ کے مبصر متعین رکھنے کا کوئی قانونی جواز نہیں رہے گا۔ مسٹر دہلوی نے بھارت کے لئے امریکہ کی اقتصادی اور فوجی امداد میں اضافہ پر تشویش کا اظہار کیا۔

مسٹر دہلوی سے دریافت کیا گیا کہ ملک کی خارجہ پالیسی کا جائزہ لینے کے لئے حال ہی میں راولپنڈی میں جو اعلیٰ سطح کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی کیا اس میں ان فوجی معاہدوں کو "فرسودہ" قرار دیا گیا تھا۔ آپ نے جواب دیا کہ ایک ایسے وقت پر جب کہ چند دنوں میں نئی حکومت قائم ہونے والی ہے ہماری جانب سے اس بارہ میں کوئی تبصرہ نامناسب ہوگا۔ اگر خارجہ پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت ہوگی تو نئی حکومت اس قسم کی تبدیلیاں کرے گی۔ راولپنڈی کانفرنس اور اسکے فیصلوں کے بارے میں جب مزید دریافت کیا گیا تو مسٹر دہلوی نے کہا ڈپلومیسی کوئی جامد شے نہیں ہے۔ نئی صورت حال اس امر کی متقاضی ہوتی ہے کہ خارجہ پالیسی کا نئے سرے سے جائزہ لیا جائے اور تمام ممالک اسی طرح کرتے ہیں۔ آپ نے کہا اگر یہ پایا گیا کہ خارجہ پالیسی تبدیل کرنے میں پاکستان کا مفاد ہے تو حکومت اس بارے میں سنجیدگی سے غور کرے گی۔ مسٹر دہلوی نے قطعی طور پر یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی تبدیل کی جا رہی ہے یا نہیں۔ لیکن آپ نے کہا کہ تبدیل شدہ حالات میں تبدیلی ہمیشہ ضروری ہوتی ہے۔ بین الاقوامی ڈھانچہ تبدیل ہو رہا ہے اور اس کے مطابق تبدیلی ضروری ہے۔ مسٹر دہلوی سے دریافت کیا گیا کہ کیا خارجہ پالیسی کے بارے میں راولپنڈی کانفرنس حفاظتی کونسل میں پاکستان کے تجربہ کے نتیجہ میں منعقد ہوئی تھی تو آپ نے صرف یہ جواب دیا کہ کانفرنس میں اس بارے میں بھی تبادلہ خیالات کیا گیا تھا۔

مسٹر دہلوی نے ایک سوال کے جواب میں

محترم شیخ محمد دین صاحب آف کھارہ وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۳۱ مئی۔ محترم شیخ محمد دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابی اور حضورؑ کے مختار عام محترم شیخ نور احمد صاحب مرحومؓ آف کھارہ کے چھوٹے بھائی تھے ۲۹ اور ۳۰ مئی کی درمیانی شب ½۱ بجے کے قریب ۹۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کل مورخہ ۳۰ مئی کو نماز مغرب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا جہاں مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت مخلص اور سلسلہ کے ساتھ بے حد عقیدت رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ ۱۸۹۴ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ تقسیم برصغیر سے قبل آپ کھارہ میں ہی رہائش رکھتے تھے۔ اس کے بعد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔ دو سال سے آپ نے اپنے بڑے فرزند صوبیدار ...

تھی۔ عید الاضحیٰ سے دو یوم قبل گر گئے تھے اُس وقت سے طبیعت علیل تھی۔ تکلیف بڑھتی گئی اور آپ ۲۹ اور ۳۰ مئی کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ آپ نے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ناسازی طبع کے باعث جنازہ میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے پرانے تعلق کی بناء پر مرحوم کے پوتے مکرم شیخ نور الحق صاحب کے نام ایک والا نامہ کے ذریعہ تعزیت فرمائی اور بلندی درجات کی دعا فرمائی۔

یوم تحریک جدید ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز اتوار منایا جائے

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھ ماہ دہرائے جانے چاہئیں"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز اتوار جملہ جماعتیں یوم تحریک جدید منائیں اور اپنی مساعی و نتائج سے مرکز کو مطلع کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے یہ درخواست بذریعہ خطوط بھی کی ... ہر جہت سے کامیاب بنانے کی پوری پوری سعی فرمائی جائے۔ (وکیل المال ...)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۳۱ مئی۔ گزشتہ دو روز کی نسبت کل یہاں گرمی قدرے کم رہی۔ کل زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۰ تھا۔

کہا کہ چین سے پاکستان کے تعلقات دوستانہ ہیں اور انہیں اور بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ ہمارے عظیم ہمسایہ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے اور ہم بھی ایسا ہی کریں گے اس سلسلہ میں ایک تجویز کا حال ہی میں اعلان کیا گیا تھا جو مشترکہ سرحد کی نشان بندی کے بارے میں تھی۔ بعض اور تجاویز بھی ہیں لیکن ان پر ابھی غور کیا جا رہا ہے۔

کیا صدر و امیر صاحبان ایسا سرٹیفکیٹ دے سکتے ہیں؟

مکرمی شیخ عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ (لائلپور) وکالت مال کے سرکلر ۱ یکم مئی ۱۹۶۲ء (بقایاجات کو صاف کرنے کی نسبت) کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"جماعت ہذا کا پندرہ سالہ گذشتہ کا یہ ریکارڈ ہے کہ کبھی کوئی پائی زیر بقایا کسی فرد کے ذمہ نہیں ہے نہ رہی"

خدا کرے کہ جملہ صدر صاحبان اسی قسم کا سرٹیفکیٹ بھجوانے کی پوزیشن میں ہوں۔ احباب کرام سے جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پاکیزہ مجلس

ماہنامہ "انصار اللہ" کے مطالعہ سے آپ کو یوں محسوس ہوگا کہ گویا آپ ایک پاکیزہ مجلس میں بیٹھے روحانی باتیں سُن رہے ہیں۔ آپ ماہنامہ کی خریداری قبول فرما کر اس پاکیزہ مجلس سے گھر بیٹھے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ چندہ برائے نام ہے یعنی صرف پانچ روپے سالانہ۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴